© rasailojaraid.com

پچھلے دنوں ملک و بیرون ملک علمی و دینی حلقوں میں کئی حضرات کی وفات سے ایک خلا پیدا ہو گیا۔ ۲۰ر اکتوبر کو مشہور اور بزرگ علمی و ادبی شخصیت علامہ عبدالعزیز المیمنی نے داغ مفارقت دیا، موصوف علوم عربیہ بالخصوص ادب عربی میں یگانہ روزگار اور ماہر فن استاد کی حیثیت سے متعارف تھے ان کی قابلیت کا غلغلہ اس برصغیر کے علاوہ عالم عرب تک جا پہنچا۔ موصوف نے بڑی عمر پائی مگر آخر وقت تک علم و ادب کی خدمت اور مطالعہ و تدریس میں لگے رہے۔ حق تعالیٰ ملت مسلمہ کو ان کا بہترین بدل عطا فرما دے، ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

★

اردن کے مشہور ادیب ممتاز عالم علامہ تیسیر الظبیان نے بھی کاسۂ موت پی لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف کی وفات دل کے دورے سے ہوئی ساری زندگی عالم عرب کی دینی، علمی و ادبی خدمات میں گذری۔ اولاً دمشق سے الجزیرہ کے نام سے مجلہ شائع کروایا پھر وفات تک الشریعۃ کے نام سے پرچہ نکالتے رہے کئی اسلامی معاہد و مدارس کو چلاتے رہے۔ رابطہ کے اسلامی اور ثقافتی اجتماعات کے بھی ممتاز ممبر تھے۔ کراچی کی ایشیائی کانفرنس میں شرکت ایسے اجتماعات میں غالباً ان کی آخری شمولیت تھی وہ عالم اسلام کے مخلص اور مجاہد علماء میں سے تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما دے۔

★

اسی اکوڑہ خٹک میں ایک بزرگ شخصیت حضرت مولانا بادشاہ گل بخاریؒ نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا وہ اپنے بزرگ صاحب رشد و اصلاح والد مرحوم کے مسند نشین بھی تھے اور اپنے قائم کردہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ کے مہتمم اور منتظم بھی، وعظ و تبلیغ درس و تدریس اور اصلاح و سلوک ان کا مشغلہ رہا، حق تعالیٰ جانے والے تمام اکابر علم و فضل کے فیوضات و برکات کو جاری و ساری رکھے، اور اس قحط الرجال میں ملت مسلمہ کی خزانۂ غیب سے دستگیری فرمائے۔ آمین۔

★

اکثر قارئین کو اخبارات ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہو گا کہ ملک کی ممتاز تعلیم گاہ "پشاور یونیورسٹی" نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ بانی دارالعلوم حقانیہ و سرپرست ماہنامہ الحق کو ان کی نمایاں تعلیمی معاشرتی اور سماجی خدمات کے اعتراف کے طور پر الہیات اور مذہبیات کی سب سے بڑی علمی ڈگری ــ ڈاکٹریٹ ــ عطا فرمائی (جس کی رپورٹ شامل اشاعت ہے۔) گو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جیسے اصحاب فضل اور ارباب علم کی شخصیتیں ایسے رسمی اعزازات سے بلند و بالا ہوتی ہیں تاہم ناسپاسی ہوگی اگر پشاور یونیورسٹی کی اس قدرشناسی اور علم و فضل کی قدر افزائی پر اسکا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔

سمیع الحق

[illegible]

© rasailojaraid.com